روشنی کے مینار

مرتبہ

شہباز حسین

پبلیکیشنز ڈویژن

وزارت اطلاعات و نشریات

حکومت ہند

فروری سنہ ۱۹۷۲ء

ماگھ۔ پھاگن ۱۸۹۳

Great Men and Women of India (Urdu)

Price Rs. 1-50

قیمت :۔ ایک روپیہ پچاس پیسے

پبلشر :۔ ڈائرکٹر پبلیکیشنز ڈویژن پٹیالہ ہاؤس نئی دہلی

پرنٹر :۔ اعلیٰ پرنٹنگ پریس بلیماران دہلی ۶

فہرست عنوانات

۱۔ گوتم بدھ	۵	۱۶۔ ٹیپو سلطان	۷۴
۲۔ اشوک	۱۲	۱۷۔ تیاگ راجہ	۸۱
۳۔ للتادتیہ	۱۸	۱۸۔ رام موہن رائے	۸۶
۴۔ شنکراچاریہ	۲۳	۱۹۔ مرزا غالب	۹۱
۵۔ کلہن	۲۹	۲۰۔ [illegible] سنگھ	۹۵
۶۔ خواجہ معین الدین چشتی	۳۴	۲۱۔ سید احمد خاں	۱۰۰
۷۔ حضرت نظام الدین اولیار	۳۸	۲۲۔ دادا بھائی نوروجی	۱۰۵
۸۔ امیر خسرو	۴۱	۲۳۔ بال گنگادھر تلک	۱۱۲
۹۔ جگت کبیر	۴۴	۲۴۔ جگدیش چندر بوس	۱۱۷
۱۰۔ لال وید	۵۰	۲۵۔ رابندر ناتھ ٹیگور	۱۲۳
۱۱۔ زین العابدین	۵۴	۲۶۔ مہاتما گاندھی	۱۲۷
۱۲۔ نند رشی	۵۶	۲۷۔ ولبھ بھائی پٹیل	۱۳۶
۱۳۔ گرونانک	۶۱	۲۸۔ ابوالکلام آزاد	۱۴۱
۱۴۔ حبہ خاتون	۶۶	۲۹۔ جواہر لال نہرو	۱۴۷
۱۵۔ اکبر	۷۰	۳۰۔ سبھاش چندر بوس	۱۵۳

عرضِ مرتب

ہندوستان بہت بڑا ملک ہے۔ اس کی تاریخ ہزاروں برس پرانی ہے۔ تاریخ کے مختلف ادوار میں بہت سے ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے مختلف میدانوں میں امتیاز حاصل کیا اور اپنے ملک کا نام روشن کیا۔ ایسے لوگوں کی فہرست بڑی طویل ہے لیکن ہم نے صرف تیس آدمیوں کا انتخاب کیا ہے جنہوں نے ادب، موسیقی، سائنس، تاریخ، مذہب، سماجی اصلاح اور جنگِ آزادی کے میدانوں میں غیر معمولی صلاحیتوں اور قابلِ قدر خدمات کے اَنمٹ نشانات چھوڑے ہیں۔

یہ مجموعہ ہائی اسکول کے طلباء کے لیے مرتب کیا گیا ہے۔ زبان سادہ رکھی گئی ہے۔ سوانحی حالات اختصار سے بیان کئے گئے ہیں تاکہ ہر شخصیت کا نمایاں پہلو ابھر کر سامنے آئے۔

ان تمام لوگوں کا تعلق مختلف ادوار اور مختلف میدانوں سے ہے لیکن ان کے حالات کے مطالعے سے ہندوستان کی تاریخ کے تمام اہم موڑ نظروں کے سامنے آجاتے ہیں۔ اور ملک کی تاریخ کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک کو بنانے اور سنوارنے میں ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے حصہ لیا ہے۔ موجودہ نسل ماضی کی ان شاندار روایات کی وارث اور امین ہے۔

۱- گوتم بدھ

لگ بھگ اڑھائی ہزار سال پہلے کی بات ہے۔ بھارت اور نیپال کی سرحد پر ایک چھوٹی سی ریاست کپل وستو تھی۔ یہاں ایک کھتری راجہ سدھودن راج کرتا تھا۔ اس کا ایک بیٹا تھا۔ اس کا نام سدھارتھ تھا۔ یہی سدھارتھ بعد میں بدھ کے نام سے مشہور ہوا۔ اور دنیا کے عظیم اخلاقی و روحانی رہنماؤں میں شمار ہوا۔

سدھارتھ کا جنم لمبنی میں ہوا تھا۔ یہ جگہ بھارت اور نیپال کی سرحد کے قریب ہے۔ انہیں لوگ پیار سے گوتم کہتے تھے۔ وہ ابھی سات ہی دن کے تھے کہ ان کی ماں مہامایا چل بسیں ننھے بچے کو کپل وستو لایا گیا یہاں ان کی پرورش اور دیکھ بھال مہا پرجاپتی گوتمی نے کی۔ مہا پرجاپتی گوتم کی موسی اور سدھودن کی دوسری رانی تھیں۔ راجہ سدھودن گوتم کو بہت چاہتے تھے۔ اور ان کا بڑا دھیان رکھتے تھے۔

کہتے ہیں کہ ایک دن ایک بڑے بزرگ آسین شاہی محل میں ننھے راجکمار کو دیکھنے آئے۔ ننھے راجکمار کو دیکھتے ہی انہوں نے پیشین گوئی کی: یہ مہاتما یا بڑا آدمی بنے گا یہ کہتے ہی وہ ہنس پڑے۔ پھر دوسرے ہی پل میں ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے وہاں موجود لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا ـــــ مجھے اس خیال سے خوشی ہوئی تھی کہ یہ بچہ دنیا کو تیاگ کر ایک نیا دھرم چلائے گا اور انسان کی نجات کا وسیلہ بنے گا۔ اور میں رویا اس لئے تھا کہ میں اس کی عظمت اور بڑائی دیکھنے کے لئے زندہ نہ ہوں گا۔

راجہ سدھودن کو اس پیش گوئی سے کوئی خوشی نہ ہوئی۔ ان کی دلی خواہش تو یہ تھی کہ ان کا بیٹا بڑا ہو کر اس کی گدی سنبھالے اور کپل وستو پر راج کرے۔

ننھا گوتم بڑا پیارا اور بے حد ذہین بچہ تھا۔ وہ ایک بڑے محل میں رہتا تھا۔ محل میں بڑی خوبصورت پھلواریاں اور رنگ برنگے پھول تھے۔ اسے ہر منہ مانگی چیز ملتی تھی۔ جب گوتم ذرا بڑا ہوا تو اسے لکھنا پڑھنا سکھایا گیا۔ سنگیت کی تعلیم دی گئی۔ تیر چلانا، گھڑسواری اور شکار کھیلنا سکھایا گیا۔ راجکماروں کے لئے جن جن چیزوں کا سیکھنا ضروری تھا وہ سب گوتم کو سکھائی گئیں۔

لیکن گوتم کو تنہائی پسند تھی۔ وہ اکثر خیالات کی دنیا میں کھوئے رہتے۔ ان کا مزاج ہی ایسا تھا۔ وہ اکثر کھیل کود کے دوران اپنے ہمجولیوں سے الگ ہو جاتے۔ اور خیالوں میں کھوئے ادھر ادھر گھومتے رہتے۔ ایک بار ان کے ہمجولیوں نے جب انہیں نہ پایا تو کافی دیر انتظار کرنے کے بعد ان کی تلاش شروع کی۔ بہت دیر ڈھونڈنے کے بعد وہ انہیں سرخ پتوں کے ایک پیڑ کے نیچے عبادت کرتے نظر آئے۔ گوتم بڑے نرم دل تھے وہ دوسروں کا دکھ نہ دیکھ سکتے تھے۔ وہ شکار کھیلنے جاتے تو اس خیال سے دکھی ہو جاتے کہ ان کے ہاتھ سے بے گناہ چڑیوں اور جانوروں کی جان جائے گی۔ اس خیال سے انہوں نے شکار کھیلنا چھوڑ دیا۔ ایک بار اپنے باغ کے ایک کونے میں انہیں ایک زخمی ہنس پڑا ہوا ملا۔ اس کی تکلیف پر ان کا دل بھر آیا۔ راجہ سدھودن کے علم میں جب یہ سب باتیں آئیں تو وہ بڑے اداس ہوئے۔ انہوں نے گوتم کو زندگی کے دکھ درد اور مصیبتوں سے دور رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی۔

گوتم جب جوان ہوئے تو ان کی شادی ایک خوبصورت راج کماری یشودھرا کے ساتھ کر دی گئی۔ گوتم یشودھرا کو بہت چاہتے تھے۔ دونوں ہنسی خوشی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان کے یہاں بیٹا پیدا ہوا اور اس کا نام راہل رکھا گیا۔

انہیں زندگی کی ساری خوشیاں حاصل تھیں۔ لیکن وہ دل سے خوش نہ تھے۔ ایک بار راج کمار گوتم نے خواہش ظاہر کی کہ وہ شہر دیکھنا چاہتے ہیں اور جاننا چاہتے ہیں کہ لوگ کیسے زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہ سوار ہو کر شہر کی سیر کو نکلے۔ راستے میں انہوں نے دیکھا کہ ایک بوڑھا لاٹھی کے سہارے لڑکھڑاتے ہوئے چل رہا تھا۔ اس کی کمر جھکی ہوئی تھی۔ آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں۔ اس کے سارے دانت گر چکے تھے۔ بال سفید ہوئے تھے۔ اس شخص کی خراب اور خستہ حالت دیکھ کر راج کمار گوتم سوچ میں پڑ گئے۔ بڑھاپے میں ان کی اپنی حالت بھی کچھ ایسی ہی ہوگی۔ بڑھاپے کا دکھ ہر جاندار کو جھیلنا پڑتا ہے۔ وہ یہ سوچ کر اداس ہوگئے

دوسری جگہ انہوں نے ایک بہت بیمار آدمی کو دیکھا۔ اس پر گوتم کو احساس ہوا کہ آدمی، بچپن میں، جوانی میں، بڑھاپے میں، کبھی بھی بیمار ہو کر پریشان اور دکھی ہو سکتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک لاش کو اٹھائے ہوئے شمشان گھاٹ کی طرف چلے جا رہے تھے۔ پیچھے پیچھے اس کے عزیز، رشتہ دار روتے دھوتے چلے جا رہے تھے۔ راج کمار کو احساس ہوا: موت آدمی کا مقدر ہے، ایک نہ ایک دن اسے مرنا ہے۔

وہ بڑھاپے، بیماری اور موت کو دیکھ کر فکر مند ہو گئے۔ ان باتوں کے بارے میں انہوں نے جیسے جیسے سوچا۔ وہ اور پریشان ہوتے گئے اور آخر کار وہ اس نتیجے پر پہنچے: انسان کی زندگی دکھ درد سے بھری ہوئی ہے۔ اور یہ کہ ان سے کوئی بھی نہیں بچ سکتا۔

ایک دن گوتم کی ملاقات ایک سنیاسی سے ہو گئی۔ گوتم نے اس سے پوچھا کہ اس نے سنیاس کیوں لیا ہے۔ سنیاسیوں کی زندگی کیوں اختیار کی ہے؟ اس پر وہ سنیاسی بولا کہ اس نے زندگی کے دکھوں سے نجات پانے کے لئے دنیا کو تیاگ دیا ہے۔

گوتم کو محسوس ہوا کہ کچھ لوگ انسانی دکھوں سے نجات پانے کا طریقہ ڈھونڈ نکالنے کی کوشش میں ہیں۔ اس بیان کے دل میں یہ جاننے کی بڑی شدید خواہش پیدا ہوئی کہ دنیا میں دکھ اور مصیبتیں کیوں ہیں اور یہ کہ انسان ان سے چھٹکارا کیسے پاسکتا ہے؟ اس کا جواب پانے کے لئے انہوں نے جوانی میں ہی شاہی زندگی کا ٹھاٹ باٹ سبھی سکھوں کو تیاگنے کا فیصلہ کیا۔ اور یہ بھی طے کر لیا کہ وہ ایک فقیر کی طرح سچ کی کھوج میں نکلیں گے۔ اس وقت گوتم کی عمر ۲۹ برس کی تھی۔

ایک دن آدھی رات کو، جب محل میں سب گہری نیند سو رہے تھے۔ وہ اپنے بستر سے اٹھے۔ اپنے رتھ بان کو بلایا اور اپنا من پسند گھوڑے کنتھک پر ساز و زین کسنے کو کہا۔ پھر انہوں نے اپنی چہیتی بیوی یشودھرا پر آخری نظر ڈالی۔ راجکماری یشودھرا گہری نیند میں تھیں۔ ساتھ ان کا بیٹا راہل بھی سویا ہوا تھا۔ وہ دھیرے سے باہر چلے آئے۔ گھوڑے پر سوار ہوئے اور ایک طرف کو چل نکلے۔ اس طرح انہوں نے اپنا گھر بار، بیوی بچے، عیش آرام سب کچھ تیاگ دیا۔

وہ ساری رات سفر کرتے رہے۔ اگلی صبح وہ ایک ایسی جگہ پہنچے جو ان کی پتا کی ریاست سے بہت دور تھی۔ یہاں وہ گھوڑے سے اترے۔ اپنا شاہی لباس اتارا۔ اپنے بال کاٹے ایک پیلا لبادہ پہنا۔ اور سچی خوشی کی کھوج میں چل پڑے۔ اب وہ ایک سنیاسی بن گئے تھے۔

انہوں نے اس وقت کے بعض بڑے مشہور دھارمک لوگوں سے ملاقات کی۔ اور انہوں نے ان سے بہت کچھ سیکھا۔ پھر بھی انہیں شانتی نہیں ملی۔ وہ گھومتے پھرتے رہے۔ ایک دن وہ بہار میں گیا کے قریب اروبیلا کے جنگل میں پہنچے۔ یہاں انہوں نے چھ برس تک کڑی تپسیا اور مسلسل فاقے کئے۔ اپنے جسم کو طرح طرح کی تکلیف پہنچائی۔ اور ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ گئے۔ لیکن جس سچائی کی کھوج میں وہ نکلے تھے وہ۔

مل سکی تھی۔ انہوں نے محسوس کیا اپنے آپ کو تکلیف دینا صحیح اور مناسب نہیں۔ اور گیا کے قریب پیپل کے ایک پیڑ کے نیچے گیان دھیان میں لگ گئے۔ آخر کار ایک دن، اچانک انہیں گیان حاصل ہو گیا۔ اس کے بعد سے وہ بدھ یعنی روشن خیال کے نام سے یاد کیے جانے لگے۔

بدھ کی عمر اس وقت ۳۵ برس تھی۔ وہ گیان کی اس روشنی کو دوسروں تک پہنچانا چاہتے تھے۔ وہ وہاں سے بنارس کے قریب سارناتھ چلے گئے اور اپنی باتوں کا پرچار کرنے لگے ان کی خاص خاص باتیں یہ تھیں۔

زندگی دکھوں کا گھر ہے ان دکھوں کی وجہ یہ ہے کہ آدمی خود غرض ہے اور طرح طرح کی خواہش رکھتا ہے۔ جب کوئی خواہش نہیں رہتی تو دکھ بھی ختم ہو جاتا ہے، آٹھ باتوں پر عمل کر کے خواہش سے چھٹکارا پایا جا سکتا ہے۔ وہ آٹھ باتیں یہ ہیں: صحیح عقیدہ، سچا عہد، صحیح بات چیت، صحیح کردار، صحیح رہن سہن، صحیح عمل، صحیح یادداشت، اور صحیح عبادت۔

بدھ اپنے تجربے سے اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ آدمی کو نہ تو بہت زیادہ عیش و عشرت میں پڑنا چاہیئے اور نہ اپنے آپ کو بہت زیادہ تکلیف پہنچانی چاہیئے۔ دونوں چیزوں کی زیادتی خوشی کا سبب نہیں بنتی۔ چنانچہ ان دونوں سے بچنا چاہیئے۔ ان کا درمیانی راستہ ہی ہے جو گیان اور خوشی کی منزل تک لے جاتا ہے مہاتما بدھ نے کہا ہے: آدمی کو اپنے اوپر قابو پانا چاہیئے۔ اگر کوئی غصے میں ہو تو دوسرے کو جواب میں غصے سے نہیں محبت سے پیش آنا چاہیئے۔ آدمی کو دوسروں سے نفرت نہیں کرنی چاہیئے۔ بغض یا کینہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ آدمی کو تمام جانداروں کے ساتھ محبت مہربانی اور رحم دلی کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔ جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے۔ آدمی کو نیک دل نیک نیت ہونا چاہیئے۔ اس کی نیک دلی اور نیک

یعنی اس کے خیالات، اس کی بات چیت، اس کے عمل سے ظاہر ہو اور یہ کہ آدمی کو سادہ اور صاف ستھری زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ خوشی اور آنند حاصل کرنے کا یہی ایک راستہ ہے۔

زندگی میں خوشی کیسے حاصل کی جاسکتی ہے اس کا پرچار کرنے کے لیئے مہاتما بدھ جگہ جگہ، بستی بستی اور شہر شہر گئے۔ چیلے اور بھکشو ان کے گرد جمع ہونے لگے اور ہزاروں لوگ بدھ کے پیرو بن گئے۔ مہاتما بدھ کے پتا راجہ سدھودن ان کی بیوی اور بیٹے نے بدھ مت قبول کر لیا۔

مہاتما بدھ شرافت، رواداری، ہمدردی، رحم دلی، محبت اور مہربانی کا مجسمہ تھے۔ انہوں نے اپنے دھرم کا پرچار امیروں غریبوں اور چھوٹے بڑوں میں ایک سا کیا۔ انہوں نے کہا: "آدمی اپنے جنم سے نہیں، اپنے عمل سے برہمن یا اچھوت بنتا ہے" انہوں نے کہا، ان کے مذہب میں سبھی ذاتیں اور فرقے اس طرح مل جاتے ہیں، جس طرح سمندر میں ندیاں۔ مہاتما بدھ نے اپنے اس عقیدے کی تعلیم لوگوں کو، خود ان کی زبان میں اور ان کے گھروں پر جا جا کر دی۔

مہاتما بدھ نے چھیالیس برس تک سب سے محبت، اخلاق اور سادگی و شرافت کا پرچار کیا۔ اور لوگوں کو حق و راستی کا راستہ دکھایا۔

مہاتما بدھ نے اسی برس کی عمر میں کشی نارا (اتر پردیش میں موجودہ کاسیہ) کے مقام پر نروان حاصل کیا۔ یہ مقام وارانسی (بنارس) سے ۱۹۰ کیلومیٹر (۱۲۰ میل) کے فاصلے پر ہے۔

مہاتما بدھ نے کشمیر کو "نیلے جنگلوں کی دھرتی" کا نام دیا۔ کہتے ہیں، انہوں نے پیش گوئی کی تھی کہ ان کے ساتھی آنند کا ایک چیلہ کشمیر میں ان کے دھرم کو پھیلائے گا۔ بعد میں کشمیر بدھ مت اور بدھ تعلیمات کا ایک بڑا مرکز بن گیا۔

بدھ مت کے کئی عالم یہاں رہے اور انہوں نے بدھ مت کی مقدس
کتابیں پڑھیں۔ کئی بودھی عالم بدھ مت کے مقدس پیغام کے پرچار کے لئے
بھارت کی سرحدوں سے آگے اور خاص طور پر چین میں گئے۔

ریاست جموں وکشمیر کے ایک صوبے لداخ کی بیشتر آبادی بدھ مت کی
ماننے والی ہے۔ لداخ میں متعدد شاندار بدھ مٹھ ہیں

آج بھی دنیا میں بدھ مت کے لاکھوں پیرو ہیں۔ آج بھی مہاتما بدھ کی زندگی اور
تعلیمات لاکھوں لوگوں کو متاثر کرتی ہیں۔